ہفتہ وار رسالہ: 312
WEEKLY BOOKLET:312

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط بنام

گناہوں کے 5 دنیاوی نقصانات

صفحات 17

قرآن سے شفاعت کا ثبوت 02
شفاعت کی 8 اقسام 04
دُعا قبول نہ ہوگی 10
عذاب نازِل ہونے کا سبب 13

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ 450 تا 467 سے لیا گیا ہے۔

گناہوں کے 5 دنیاوی نقصانات

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "گناہوں کے 5 دنیاوی نقصانات" پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ اچھے کام کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور قیامت کے روز سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرما۔
اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّین صَلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت کی حِکایت

حضرتِ اَبُو المواہِب شاذِلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے خواب میں اپنے دیدارِ فیض آثار سے مشرّف کیا اور فرمایا: "تم بروزِ قیامت میرے ایک لاکھ اُمّتیوں کی شفاعت کرو گے۔" میں نے عرض کی: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! مجھ پر اِس قدر اِنعام واِکرام کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اِس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود کا ہَدِیّہ پیش کرتے رہتے ہو۔ (طبقات کبریٰ للشعرانی، 2/101)

پڑھتے رہو دُرود و سلام بھائیو! مُدام　　فضلِ خدا سے دونوں جہاں کے بنیں گے کام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حِکایتِ دُرُود کے ضِمن میں "شفاعت" کے متعلق مَدَنی پھول

عُلَمائے کرام شَفاعت فرمائیں گے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سبحانَ اللہ! دُرودِ پاک پڑھنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! اِس حِکایتِ دُرود سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بروزِ قیامت اہلُ اللہ (یعنی اللہ والے) گنہگاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ یاد رہے! مطلقاً شَفاعت کا انکار حکمِ قرآنی کا انکار اور کُفر ہے۔ موقع کی مُناسَبَت سے شَفاعت کے بارے میں نیکی کی دعوت کے کچھ مَدَنی پھول آپ کی طرف

www.dawateislami.net

بڑھاتا ہوں، قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجاتے جایئے، اِن شاءَ اللہ ایمان کو تازگی ملنے کے ساتھ ساتھ کئی وَسوَسوں کی کاٹ بھی ہو جائے گی۔ شَفاعت کے معنٰی ہیں: "گناہوں سے مُعافی کی سِفارِش۔" سب سے پہلے عُلَمائے کرام کے شَفاعت کرنے کے متعلّق ایک ایمان افروز رِوایت سَماعت فرمایئے چُنانچِہ حضرتِ جابِر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ دلنشین ہے: (میدانِ قیامت میں) عالِم اور عابِد لائے جائیں گے، عابِد (یعنی عبادت گزار) سے کہا جائے گا: جنّت میں داخِل ہو جاؤ اور عالِم سے کہا جائے گا: تم ابھی ٹھہرو تاکہ لوگوں کی شَفاعت کرو، اِس صلے میں کہ تم نے ان کو ادب سکھایا۔ (شعب الایمان، 2/268، حدیث: 1717)

مجھ کو اے عطّارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے ۔۔۔ اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

(وسائلِ بخشش، ص646)

جن آیات میں شفاعت کا انکار ہے ان کی وَضاحت

قرآنِ کریم کی جن آیتوں میں شَفاعت کی نفی (یعنی انکار) ہے وہاں مُراد ہے اللہ پاک کے ہاں کوئی بھی جبراً شفاعت نہیں کر سکتا یا غیر مسلموں کی شَفاعت نہیں یا بُت شَفیع (یعنی شفاعت کرنے والے) نہیں ہیں۔ مثلاً پارہ 3 سورۃُ البقرہ آیت نمبر 254 میں ہے:

﴿ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ﴾ (پ3، البقرۃ: 254) ترجَمۂ کنزُ الاِیمان: "وہ دن جس میں نہ خرید فروخت ہے نہ کافروں کے لئے دوستی نہ شفاعت۔" پارہ 29 سورۃُ المدَّثِّر آیت نمبر 48 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴾ (پ29، المدثر: 48) ترجَمۂ کنزُ الاِیمان: "تو انہیں سِفارشیوں کی سِفارش کام نہ دے گی۔"

قرآن سے شفاعت کا ثبوت

جہاں قرآن شریف میں شفاعت کا ثبوت ہے وہاں اللہ کے پیاروں کی مومنوں کے

www.dawateislami.net

لئے "شَفاعَت بِالْاِذن" مُراد ہے یعنی اللہ پاک کے پیارے بندے اپنی مَحبوبیّت اور وجاہت و مرتبے کی بِنا پر اللہ پاک کی اجازت سے مومنوں کو بخشوائیں گے۔ مثلاً پارہ 3 سورۃُ البقرہ آیت 255 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: "وہ کون ہے جو اس کے یہاں سِفارش کرے بے اس کے حکم کے۔" (پ3، البقرۃ:255) پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 87 میں ہے: ﴿ لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًاۘ ﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: "لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وُہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے۔"

نیکیاں بالکل نہیں ہیں نامۂ اعمال میں　　کیجئے عطّارؔ کی آکر شَفاعت یارسول

(وسائلِ بخشش، ص142)

کون کون شفاعت کرے گا؟

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت جلد اوّل" صفحہ 139 تا 141 پر قِیامت کی منظر کشی میں شفاعت کے متعلق تفصیلی مضمون میں یہ بھی ہے: اب تمام انبیا اپنی اُمّت کی شَفاعَت فرمائیں گے، اولیائے کرام، شُہَدا (شُ۔ہَ۔دا)، عُلَما، حُفّاظ، حُجّاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصبِ دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شَفاعت کرے گا۔ نابالغ بچّے جو مر گئے ہیں (وہ) اپنے ماں باپ کی شَفاعت کریں گے، یہاں تک کہ عُلَما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وُضُو کے لیے فُلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو اِستنجے کے لیے ڈَھیلا دیا تھا، عُلَما اُن تک کی شَفاعت کریں گے۔

حِرزِ جاں ذکرِ شَفاعت کیجیے　　نار سے بچنے کی صورت کیجیے

(حدائقِ بخشش، ص194)

www.dawateislami.net

شَرحِ کلامِ رضا: اِس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے عاشِقانِ رسول! شَفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خوب تذکرہ کرتے رہئے گویا اپنے لئے اسے مثلِ پناہ گاہ بنالیجئے کہ "ذِکرِ شَفاعت" آخرت کی بھلائی اور عذابِ جہنم سے نجات کا وسیلہ بن جائے۔

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شَفیع ہے کہاں پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص179)

شَرحِ کلامِ رضا: اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے آپ سے تَواضُعًا (یعنی بطورِ انکساری) فرمارہے ہیں: تُو سب سے بڑا گنہگار ہی سہی مگر تو جس پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غلام ہے اُن سے بڑا شَفاعت کرنے والا بھی تو کوئی نہیں۔ اس لئے اے میرے غمگین دل! تسلّی رکھ! بروزِ حشر شفیعِ محشر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تجھے ہر گز نہیں بھولیں گے۔ ؎

یارسولَ اللہ! مجرم حاضرِ دربار ہے نیکیاں پلّے نہیں سر پر گنہ کا بار ہے
تم شہِ ابرار یہ سب سے بڑا عِصیاں شِعار یوں شَفاعت کا یہی سب سے بڑا حقدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص222)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شَفاعت کی 8 اَقسام

محقق عَلَی الِاْطلاق، خاتِمُ المحدثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ شفاعت کی قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿1﴾ شَفاعت کی پہلی قسم شَفاعَتِ عظمٰی ہے جس کا تمام مخلوقات کو نفع ملے گا اور یہ ہمارے محترم نبی، مکی مَدَنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کے ساتھ خاص ہے، یعنی انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام میں سے کسی اور نبی کو اِس پر جُرأت (جُر۔اَت) اور پیش قدمی کی مَجال نہ ہوگی اور یہ شَفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے، میدانِ حشر میں دیر تک ٹھہرنے سے چھٹکارا دلانے، اللہ کریم کے فیصلے اور حساب کے جلدی کرنے اور

www.dawateislami.net

قیامت کے دن کی سختی و پریشانی سے نکالنے کے لئے ہو گی ﴿2﴾ دوسری قسم کی شَفاعت ایک قوم کو بے حساب جنّت میں داخل کروانے کے لئے ہو گی اور یہ شَفاعت بھی ہمارے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے ثابِت ہے اور بعض عُلَماءِ کرام کے نزدیک یہ شَفاعت حُضُورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کے ساتھ خاص ہے ﴿3﴾ تیسری قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہو گی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شَفاعت کی مدد سے جنّت میں داخِل ہوں گے ﴿4﴾ چوتھی قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے لئے ہو گی جو کہ دوزخ کے حق دار ہو چکے ہوں گے تو حضورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النشور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شَفاعَت فرما کر اُن کو جنّت میں لائیں گے ﴿5﴾ پانچویں قسم کی شَفاعت مرتبے کی بُلندی اور بُزرگی کی زیادتی کے لئے ہو گی ﴿6﴾ چھٹی قسم کی شَفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہو گی جو کہ جہنم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شَفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اِس طرح کی شَفَاعت دیگر انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام، فِرِشتے، عُلَما اور شہدا بھی فرمائیں گے ﴿7﴾ ساتویں قسم کی شَفاعت جنّت کھولنے کے بارے میں ہو گی ﴿8﴾ آٹھویں قسم کی شَفاعت خاص کر مدینۂ منورہ والوں اور مدینے کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے خُصُوصی طریقے پر ہو گی۔

(اشعۃ اللمعات، 4/404 ملخصاً)

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے　　مُنکِر آج ان سے التجا نہ کرے

(حدائقِ بخشش، ص142)

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: جو لوگ آج دنیا میں اللہ پاک کے پیاروں کو "بے اختیار" سمجھتے ہیں، بروزِ محشر ہم بھی ان کا خوب تماشا دیکھیں گے کہ کس طرح بے بسی اور بے چینی کے ساتھ انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کے پاک درباروں میں شَفاعت کی بھیک لینے کیلئے دھکے کھا رہے ہوں گے! مگر ناکامی کا منہ دیکھیں

www.dawateislami.net

گے۔ جبھی تو کہا جارہا ہے:؎

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے　　پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(حدائقِ بخشش، ص56)

شَرحِ کلامِ رضا: یعنی آج اختیاراتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِعتراف کرلے اور ان کے دامنِ کرم کی پناہ میں آجا اور اِن سے مدد مانگ۔ اگر تُو نے یہ ذہن بنالیا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے بھی مدد نہیں کرسکتے تو یاد رکھ! کل بروزِ قِیامت جب اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ محبوبی ظاہر ہوگی اور تُو اختیارات تسلیم کرلے گا اور شَفاعت کی صورت میں مدد کی بھیک لینے دوڑے گا تو اُس وَقت سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہیں "مانیں" گے کہ دنیا "دارُالعمل" (یعنی عمل کی جگہ) تھی اگر وَہیں "مان لیتا" تو کام ہو جاتا، اب "ماننا" کام نہ دے گا کیوں کہ آخرت دارُالعمل نہیں "دارُ الجَزا" (یعنی دنیا میں جو عمل کیا اُس کا بدلہ ملنے کی جگہ) ہے۔

شَفاعت کی اُمّید پر گناہ کرنے والا کیسا ہے؟

شَفاعت کی اُمّید پر گناہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اچھا ڈاکٹر مل جانے کی اُمّید پر کوئی زہر کھالے یا ہڈّیوں کے ماہِر ڈاکٹر کے ملنے کی اُمّید پر گاڑی کے نیچے خود کو گرا کر سارے بدن کی ہڈّیاں تُڑوالے۔ اور یقیناً کوئی بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ لہٰذا ہر دم گناہوں سے بچتے رہنا ضروری ہے۔ شَفاعت کی اُمید پر اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانیاں کرکے خود کو جہنم کے عذاب کیلئے پیش کرتے رہنا نہایت خطرناک ہے۔ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے اگر گناہوں کی نُحوست سے ایمان ہی برباد ہو گیا تو شفاعت کیسی! خدا کی قسم! ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ کی بھڑکتی آگ اور گُونا گُوں عذابوں کا سامنا ہوگا۔ وَالعیاذُ بِاللہ (اللہ پاک کی پناہ) ہاں بچنے کی لاکھ کوشش کے باوُجود نہ چاہتے ہوئے بھی بسا اوقات جو آدمی گناہوں میں پھنس جاتا ہے، اُسے چاہئے کہ توبہ استغفار بھی کرتا

www.dawateislami.net

رہے اور شفیعِ روزِ محشر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے شفاعت کی خیرات بھی مانگتا رہے۔

اے شافعِ اُمَم شہِ ذی جاہ لے خبر لِلّٰہ لے خبر مِری لِلّٰہ لے خبر
مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں تکتا ہے بے کسی میں تِری راہ لے خبر
اہلِ عمل کو اُن کے عمل کام آئیں گے میرا ہے کون تیرے سوا آہ! لے خبر
(حدائقِ بخشش، ص67،68)

شَرحِ کلامِ رضا! اے تمام اُمّتوں کی شَفاعت فرمانے والے عزّت والے شہنشاہ! صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خدارا! مجھ گنہگار کی خبر لیجئے! اے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُجرِم کی عدالت میں پیشی ہو چکی ہے، گنہگار غلام نہایت بے کسی کے عالم میں شفاعت کی امّید لئے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوَری کا منتظر ہے۔ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بے شک نیک بندوں کیلئے اُن کی نیکیاں کار آمد ہوں گی، آہ! مجھ نیکیوں سے تہی دامن (یعنی بالکل خالی) اور سَر تاپا گناہوں سے لِتھڑے ہوئے غلام کا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سوا کون ہے جو شَفاعت کر کے عذابِ نار سے بچالے!

تسلّی رکھ تسلّی رکھ نہ گھبرا حشر سے عطّارؔ ترا حامی وہاں پر آمِنہ کا لاڈلا ہوگا
(وسائلِ بخشش، ص188)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کشتی کے مسافر

حضرتِ نُعمان بن بَشیر رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دوعالم کے مالک و مُختار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: اللہ پاک کی حُدُود میں سُستی کرنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قُرعہ اندازی کی، تو بعض کے حصّے میں نیچے والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں اُوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو اُنہوں نے اِسے

www.dawateislami.net

زحمت شمار کرتے ہوئے ایک کلہاڑی لی اور کشتی کے نچلے حصّے میں ایک شخص سوراخ کرنے لگا، تو اوپر والے اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بِغیر گزارہ نہیں۔ اب اگر اُنہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔ (بخاری، 2/208، حدیث:2686)

گناہوں کی نُحُوست دوسروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتی ہے

اس حدیثِ پاک کے تحت مِراۃُ الْمَنَاجِیح میں ہے: اِس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے بُرائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اَہَمِیت کو واضِح کیا گیا اور بتایا گیا کہ اگر یہ سمجھ کر اَمرٌ بِالمَعرُوف وَنَهيٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ ترک کر دیا جائے کہ بُرائی کرنے والا خود نقصان اُٹھائے گا ہمارا کیا نقصان ہے! تو یہ سوچ غَلَط ہے، اِس لیے کہ اُس کے گناہ کے اَثرات تمام مُعاشَرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈوبتا بلکہ وہ سب لوگ ڈوبتے ہیں جو کشتی میں سُوار ہیں اِسی طرح بُرائی کرنے والے چند افراد کا یہ جُرم تمام مُعاشَرے میں ناسُور بن کر پھیلتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/504)

یا شیخ! اپنی اپنی دیکھ!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "یا شیخ! اپنی اپنی دیکھ!" کے تحت صرف اپنی اِصلاح کی فِکر میں لگے رہنے کے بجائے دُوسروں کی دُرُستی کی طرف بھی تَوَجُّہ دینی چاہیے، کیونکہ کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کا نقصان دوسروں کو بھی پہنچتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے تو اُس شخص کو بھی نقصان ہو گا جِس کی چیز چُرائی گئی بِالکل یہی مُعامَلہ ڈاکہ ڈالنے، امانت میں خِیانت کرنے، گالی دینے، تہمت لگانے، غیبت کرنے، چُغلی کھانے، کسی کے عیب اُچھالنے،

www.dawateislami.net

ناحق کسی کا مال کھانے، خون بہانے، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف پہنچانے، قرض دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجود بِلا اجازت اِستِعمال کرنے، ماں باپ کو ستانے اور بدنِگاہی کرنے وغیرہ کا ہے۔ اب اگر ہر ایک کو ان گناہوں کے اِرتکاب کی کھلی چھوٹ دے دی جائے پھر نہ تو کسی کا مال سَلامت رہے گا اور نہ ہی عزّت! بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہمارا مُعاشَرہ "دَرِندوں کے جنگل" کا منظر پیش کرنے لگے گا۔ بعض گناہ ایسے ہیں جن کے اِرتکاب سے انسان کی عزّت کو بھی نقصان پہنچتا ہے مثلاً جو شخص چُغل خور یا زانی یا شرابی کے طور پر مشہور ہو جائے تو سب پر عِیاں (یعنی ظاہر) ہے کہ معاشرے میں اس کا کیا مقام ہوتا ہے؟ اور بعض گناہ ایسے ہیں جو انسان کے مال کو نقصان پہنچاتے ہیں مثلاً جُوا کھیلنے کی لَت پڑ جانا، سُود پر قرض لینا، کام کاج کرنے کے بجائے فلمیں ڈِرامے دیکھنے میں مشغول رہنا، مذکورہ کاموں میں مُلَوَّث افراد مالی طور پر جس طرح "دن دُگنی رات چوگنی" اُلٹی ترقّی کرتے ہیں یہ کسی صاحِبِ عقل سے مخفی (یعنی چُھپا) نہیں۔ ان تمام دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اُخروی (اُخْ۔رَ۔وی) طور پر بھی خسارے (یعنی نقصان) کا سامنا ہے، جو جہنم کے بھیانک اور ہولناک عذاب کی صورت میں پیش آسکتا ہے۔ وَالعیاذُ بِاللّٰہ۔

گناہوں کے پانچ دُنیاوی نقصانات

گناہوں کے دنیاوی نقصانات کے ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں" صفحہ 51 پر ہے: حُضُور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو ﴿1﴾ جو قوم کم تولتی ہے اللہ پاک انہیں مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے ﴿2﴾ جو قوم بدعَہدی (یعنی وعدہ خلافی) کرتی ہے اللہ پاک اُن کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے ﴿3﴾ جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ پاک ان سے بارِش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چَوپائے نہ

www.dawateislami.net

ہوتے تو اُن کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا ﴿4﴾ جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ پاک اُن کو طاعون[1] کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے اور ﴿5﴾ جو قوم قرآنِ پاک کے بِغیر فیصلہ کرتی ہے اللہ پاک ان کو زیادَتی (یعنی غَلَط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (قرۃ العیون، ص392)

دُعا قبول نہ ہو گی

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں میں نیکیوں کا ذِہن بہت کم ہو گیا ہے بس ہر طرف گناہوں کا دَور دَورہ ہے، نیکی کی دعوت کی طرف بھی کوئی خاص رغبت نہیں رہی، آیئے! ایک عبرتناک رِوایت سنئے اور اپنے آپ کو عذابِ الٰہی سے ڈرایئے چُنانچہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم اچھی بات کا حکم کرو گے اور بُری بات سے منع کرو گے یا اللہ پاک تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دُعا قبول نہ ہو گی۔ (ترمذی، 4/69، حدیث:2176) اِس حدیثِ پاک کے تحت مراۃُ المناجیح میں ہے: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کی ذِمّے داری سے پہلو تہی (یعنی ٹالم ٹول) کتنا بڑا جُرم ہے اِس حدیث میں نہایت وَضاحت کے ساتھ اِس کا بیان کیا گیا۔ رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یا تو تمہیں یہ فریضہ انجام دینا ہو گا یا اللہ پاک کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس کے بعد اگر دُعا بھی کرو گے تو قَبول نہ ہو گی، یہ نہایت سخت قسم کی وعید (یعنی سزا دینے کی دھمکی) ہے یعنی جب تک تم اپنی کوتاہی کا اِزالہ (یعنی اِسے دور) نہیں کرو گے اور اللہ پاک سے مُعافی نہیں مانگو گے تمہاری کوئی دُعا قبول نہ ہو گی۔
(مراۃ المناجیح، 6/505)

---

[1] ...طاعون کو انگلش میں پلیگ (PLAGUE) بولتے ہیں، یہ چوہے کے پِسّوؤں کے کاٹنے سے لاحق ہونے والا مہلک مرض ہے، اس میں چھاتی، بغل یا خُصیے کے نیچے گلٹیاں (یعنی گانٹھیں) نکلتی ہیں اور تیز بخار ہو جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

دے ذِہن مجھ کو نیکی کی دعوت کی مولیٰ مچا دوں میں دھوم اُن کی سنّت کی مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میں گُناہوں کی تاریکیوں میں گُم تھا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور گناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول کسی نِعمتِ غیر مُتَرَقبہ (غیر۔مُ۔تَ۔رَق۔ق۔بَہ یعنی وہ دولت جس کے حصول کا گمان نہ ہو) سے کم نہیں، آج کے گناہوں بھرے ماحول میں پلنے والے بڑے بڑے مجرمِ مَدَنی ماحول میں آکر اَلحمدُ لِلّٰہ سنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک "مَدَنی بہار" سنتے ہیں، چُنانچِہ گجرات (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے دِینی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل وہ گناہوں کی تاریکیوں میں گم تھے۔ غفلت کے اندھیروں نے اُنہیں دین سے عملاً اِس قدر دُور کررکھا تھا کہ نماز، روزے کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ ایک روز جب حسبِ معمول اُن کے قاری صاحِب گھر میں اُنہیں قرآنِ پاک پڑھانے کے لیے آئے تو اُس وقت وہ T.V. پر ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھے، اُنہوں نے کہا: "قاری صاحِب! آپ تشریف رکھئے میں ڈرامہ دیکھ کر ابھی آرہاہوں بس تھوڑا ہی رہ گیا ہے۔" قاری صاحِب کا حوصلہ بھی کمال کا تھا، ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے نہایت ہی شَفْقَت سے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہوں نے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "ٹی وی کی تباہ کاریاں" پڑھ کر اُن کو سنایا۔ رسالہ سن کر بے اختیار ندامت و شرمندگی اُن پر غالِب آئی اور وہ خوفِ خدا سے سرتاپالرز اُٹھے! قاری صاحِب کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اُنہوں نے جب اپنی گزشتہ زندگی کا اِحتساب کیا تو اُن کا دل رونے لگا کہ آہ! صد ہزار آہ! میں نے زندگی کا اِتنا بڑا حصّہ فضولیات ولغوِیات میں صَرف ہو گیا اور اِس کا اِحساس تک نہ ہوا! اَلحمدُ لِلّٰہ اُنہوں نے صِدقِ دل سے توبہ کی اور عَزمِ مصمّم کرلیا کہ آئندہ اِن شاءَ اللّٰہ

www.dawateislami.net

گناہوں سے بچتے رہیں گے، نماز کی پابندی کرتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور وعدہ خِلافی وغیرہ وغیرہ سے بچتے رہیں گے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار دینی ماحول نے ان کی کایاپلٹ دی اور ایسا بگڑا ہوا انسان بھی سُدھرنے پر کمربستہ ہوگیا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں دینی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّین صَلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خوشنما مَدَنی ماحول
تُو غصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہو گا ترا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص604)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

انفِرادی کوشش کرنا سنّت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار میں انفرادی کوشش اور دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "ٹی وی کی تباہ کاریاں" پڑھ کر سنانے کی بَرَکت کا بیان ہے، ہم سبھی کو چاہئے کہ موقع بہ موقع اِنفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت کی ترکیب کیا کریں۔ یقیناً انفِرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّت ہے اور بے شمار احادیثِ مبارکہ اِس پر دالّ (یعنی دلیل) ہیں۔

مَدَنی بیگ اور لنگرِ رسائل

بیان کردہ مَدَنی بہار میں "ٹی وی کی تباہ کاریاں" رسالے کا بھی ذِکر موجود ہے کہ جب قاری صاحِب نے اپنے شاگِرد کو مذکورہ رِسالہ پڑھ کر سنایا تو اُن کو توبہ کی سعادت نصیب ہوئی، وہ نمازی بنے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوئے۔ جن جن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک "مَدَنی بیگ" خرید لیں اور اُس میں حسبِ توفیق

www.dawateislami.net

مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل، سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سہی صِرف حسبِ موقع وہ مدنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل وغیرہ دوسروں کو تحفۃً پیش کئے جائیں۔ موقع کی مُناسبت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹا دیں تو دوسرا رِسالہ پیش کریں اِسی طرح کیسٹوں اور بڑی کتابوں کی بھی ترکیب کی جاسکتی ہے۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتے ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز جشنِ ولادت کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں لنگرِ رسائل کی ترکیب بھی فرمایئے۔ درس و اجتماعات اور مدنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃُ المدینہ کے مَدَنی رسائل وغیرہ تقسیم فرماکر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔ ؎

بانٹئے مَدَنی رسائل مَدَنی بیگ اپنایئے اور حقدارِ ثوابِ آخِرت بن جایئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عذاب نازِل ہونے کا سبب

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ''کنزُ الایمان مَع خزائنُ العرفان'' صفحہ 339 پر پارہ 9 سورۃُ الاَنفال کی آیت نمبر 25 میں اللہ رَبُّ العباد ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢٥ ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: ''اور اُس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازِل ہوا تو یہ نہ ہو گا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ

www.dawateislami.net

وہ (فتنہ) نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔ حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک (یعنی اپنے بس اور اختیار کے مطابِق) بُرائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا، خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا۔ (تفسیر طبری، 6/217، رقم:15923) حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادِر ہوں باوُجُود اس کے نہ روکیں، نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ پاک عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ (شرح السنۃ للبغوی، 7/258، حدیث:4050) "ابوداؤد" کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرمِ مَعاصی (یعنی نافرمانیوں میں مبتلا) ہو اور وہ لوگ باوُجُودِ قدرت کے اُس کو نہ روکیں تو اللہ پاک مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ (ابوداؤد، 4/164، حدیث:4339) اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بُرائی سے منع کرنا) تَرک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اِس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔

نیک شخص بھی عذاب میں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد روحانی و جسمانی اور سماجی و مَعاشی وغیرہ طرح طرح کی پریشانیوں کا شکار ہے، کہیں نیکی کی دعوت کے ترک کے سبب تو یہ حال نہیں؟ آپ خود پرہیز گار اور نیکوکار ہی سہی مگر دوسروں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتے اور باوُجُودِ قدرت گناہوں سے نہیں روکتے، عام مسلمانوں بلکہ اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کُڑھتے تک نہیں تو اِس حدیثِ مبارَکہ کو بار بار پڑھئے، سنئے اور خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرا کر نیکی کی دعوت پر کمربستہ ہو جایئے، چُنانچِہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ،

www.dawateislami.net

سلطانِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ پاک نے حضرتِ جبرئیل (علیہ السلام) کو حکم فرمایا: فُلاں شہر کو اُس کے رہنے والوں سمیت زیر و زبر کر دو، حضرتِ جبرئیل (علیہ السلام) نے عرض کی: اے ربِّ کریم! ان لوگوں میں تیرا ایک فُلاں نیک بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مِقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَه لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔ یعنی شہر ان پر اُلٹ دو کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی متغیر (مُ۔تَ۔غَ۔یَر یعنی تبدیل) نہیں ہوا۔

(شعب الایمان، 6/97، حدیث: 7595)

مُعاشرتی برائیوں کے سبب پریشان ہونا ایمان کا تقاضا ہے

اس حدیثِ پاک کے تحت مِراٰۃُ الْمناجیح میں ہے: اِس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں اَعمالِ صالحہ سے (یعنی نیکیوں) تعلُّق اور بُرائیوں سے اِجْتِناب (یعنی پرہیز) ضروری ہے وہاں دین و مِلّت کے خلاف سازِشوں اور مسلمانوں پر ظلم و ستم نیز مُعاشرتی بِگاڑ کی وجہ سے پریشان ہونا بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ جو لوگ اللہ پاک کی رِضاجُوئی کی خاطِر معاشرتی برائیوں کے اِزالے (یعنی خاتمے) کے لیے کوشاں نہیں رہتے اور عَدَمِ طاقت (یعنی قوّت نہ ہونے) کی صورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے ان کا تقویٰ کس کام کا! لہٰذا اپنی اِصلاح اور عبادتِ خُداوندی میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ مُلک و مِلّت اور مسلمانانِ عالَم کی زَبوں حالی کے خاتمے اور معاشرے کو غیر شرعی حرکات و سکنات سے پاک کرنے کے لیے کوشاں رہنا ہم سب کی ذمّے داری ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/516)

نیک لوگوں کی ہلاکت کی وجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو خود نیکیوں کے حریص ہوتے ہیں، پابندیِ وقت کے ساتھ باجماعت نمازیں بھی پڑھتے ہیں، مگر داڑھی مُنڈے، ماڈرن دوستوں کی صحبتوں سے کَنارہ کَشی کرنے کے بجائے محض حظِّ نفس کی خاطِر (یعنی مزے لینے کیلئے) اُن کی بیٹھکوں کی

www.dawateislami.net

رونق بنتے اُن کی غیر مُحتاط اور گناہوں بھری باتوں میں اگرچِہ چُپ رہتے مگر دل ہی دل میں لطف اندوز ہوتے ہیں کہ ظاہِر ہے نفس کو مزا نہ آتا ہو تا تو ایسوں کے ساتھ کیوں دوستیاں نِبھاتے! اب جو روایت پیش کی جارہی ہے وہ ایسے لوگوں کیلئے تازِیانۂ عبرت (یعنی نصیحت و عبرت کا چابُک) ہے چُنانچِہ منقول ہے: اللہ پاک نے حضرتِ یُوشَع بن نُون علیہ السّلام پر وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے جن میں چالیس ہزار نیک ہیں اور ساٹھ ہزار بد۔ آپ علیہ السّلام نے عرض کی: یاربِّ کریم! بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہِر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جارہا ہے؟ ارشاد فرمایا: "یہ نیک لوگ بھی ان بدکرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر کبھی ان کے چہروں پر ناگواری کا اثر تک نہیں آتا۔" (شعب الایمان، 7/ 53، رقم: 9428)

اپنے دل میں بُرا جانے

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "جنّت میں لے جانے والے اعمال (743 صفحات)" صفحہ 595 پر ہے: حضرت ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستطاعت (یعنی قوت) نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی اِستطاعت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین اِیمان کی علامت ہے۔ (مسلم، ص44، حدیث: 49-نسائی، ص802، حدیث: 2018)

کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے ضمیر سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو لاچار پانے کی صورت میں آیا آپ نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کردے، کھانے میں نمک تیز ہو

www.dawateislami.net

جائے، بیٹا اسکول کی چھٹی کرلے تو ضرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہ کی جائے، حالانکہ اگر بچّہ دس برس کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو باپ پر واجِب ہے کہ مار کر بھی پڑھائے۔ ورنہ گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا۔ آپ ہی کہیے! کیا آپ کی یہ رَوِش دُرُست ہے؟ مَثَلًا محکوم اولاد کی بُرائی دیکھ کر حاکم (یعنی والِد) ہاتھ سے بدلے، عالِم زَبان سے بدلے، جس کو یہ دونوں قُدرتیں حاصل نہیں وہ کم سے کم دل میں تو بُرا جانے، مگر اب ایسا ذِہن کس کا رہا ہے! آپ سوچئے! مثلاً میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ آپ کے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا آپ اِسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعاذَ اللہ "میوزیکل ٹیون" موجود ہے! دو افراد گلی میں گالم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ سے بھی مَعاذَ اللہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نقصان ہوا، باقی اللہ پاک کی رِضا کیلئے بُرا کہاں سے لگے گا کہ خود اپنی زبان سے بھی مَعاذَ اللہ جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی "دل میں بُرا جاننے" کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں برائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو معاشرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے اور اِن شاءَ اللہ ہر طرف سنّتوں کی بہار آجائے گی اور "نیکی کی دعوت" کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت اور آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سنت کی دھوم مچانے والے بن جائیں۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

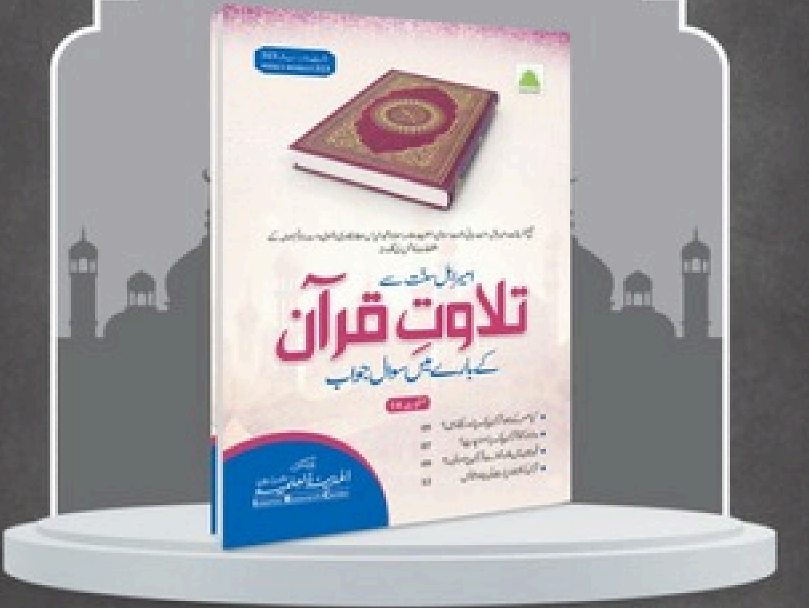

ISBN 978-969-722-481-4
01082404

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net